بیداری کا وقت

(3) دجال کی طاقت:

دجال کی معاون قوتوں اور اس کے پاس موجود شیطانی طاقتوں سے آگاہی ہمیں درج ذیل احادیث سے ملتی ہے:

حدیث شریف میں آتا ہے:

☆......''دجّال کے ساتھ اصفہان کے ستر ہزار یہودی ہوں گے جو ایرانی چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے۔'' (صحیح المسلم: 7034، روایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

☆......رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق کہا: ''اس کے پاس آگ اور پانی ہوں گے۔ (جو) آگ (نظر آئے گی وہ) ٹھنڈا پانی ہوگا اور (جو) پانی (نظر آئے گا وہ) آگ (ہوگی)۔'' (صحیح البخاری: روایت حذیفہ رضی اللہ عنہ)۔

☆......''اس (دجال) کے پاس روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا (مطلب یہ کہ اس کے پاس پانی اور غذا وافر مقدار میں ہوں گے)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ان باتوں کے لیے وہ نہایت حقیر ہے لیکن اللہ اسے اس کی اجازت دے گا (تاکہ لوگوں کو آزمایا جا سکے کہ وہ اللہ پر یقین رکھتے ہیں یا دجال پر)۔'' (صحیح البخاری: جلد 9، صفحہ 244، روایت المغیرہ رضی اللہ عنہ بن شعبہ)

☆......''اور پھر دجال اپنے ساتھ ایک دریا اور آگ لے کر آئے گا۔ جو اس کی آگ میں پڑے گا اس کو یقیناً اس کا صلہ ملے گا اور اس کا بوجھ کم کر دیا جائے گا۔ لیکن جو اس کے دریا میں اترے گا اس کا بوجھ برقرار رہے گا اور اس کا صلہ اس سے چھین لیا جائے گا۔''
(سنن ابوداؤد: 4232)

☆......ہم نے پوچھا: ''اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! وہ اس زمین پر کتنی تیزی سے چلے گا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس طرح ہوا بادلوں کو اُڑا لے جاتی ہے۔'' (صحیح المسلم: 7015، روایت نواس ابنِ سمعان رضی اللہ عنہ)

☆......''وہ (دجال) ایک گدھے پر سوار ہوگا۔ اس (گدھے) کے کانوں کے درمیان چالیس ہاتھوں کا فاصلہ ہوگا۔'' (مسند احمد: جلد 3، صفحہ 367-368)

☆......''اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ شیاطین کو بھیجے گا جو لوگوں کے ساتھ باتیں کریں گے۔'' (مسند احمد: جلد 3، 367-368، اقتباس: 20-51)

☆......''وہ ایک بدو سے کہے گا۔ اگر میں تمہارے باپ اور ماں کو تمہارے لیے دوبارہ زندہ کروں تو تم کیا کہو گے؟ کیا تم شہادت دو گے کہ میں تمہارا خدا ہوں۔ بدو کہے

بیداری کا وقت

گا: ہاں! چنانچہ دو شیاطین اس بدو کے ماں اور باپ کے روپ میں اس کے سامنے آجائیں گے اور کہیں گے: ہمارے بیٹے اس کا حکم مانو، یہ تمہارا خدا ہے۔''(ابن ماجہ: کتاب الفتن 4077، اقتباس: 20-58)

''الدجال آئے گا لیکن اس کے لیے مدینہ میں داخل ہونا ممنوع ہوگا۔ وہ مدینہ کے مضافات میں کسی بنجر (شورزدہ) علاقے میں خیمہ زن ہوگا۔ اس دن بہترین آدمی یا بہترین لوگوں میں سے ایک اس کے پاس آئے گا اور کہے گا: میں تصدیق کرتا ہوں کہ تم وہی دجال ہو جس کا حلیہ ہمیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا۔ الدجال لوگوں سے کہے گا: اگر میں اسے قتل کردوں اور پھر زندہ کردوں تو کیا تمہیں میرے دعویٰ میں کوئی شبہ رہے گا۔ وہ کہیں گے: نہیں! پھر الدجال اسے قتل کردے گا اور پھر اسے دوبارہ زندہ کردے گا۔ وہ آدمی کہے گا: اب میں تمہاری حقیقت کو پہلے سے زیادہ بہتر جان گیا ہوں۔ الدجال کہے گا: میں اسے قتل کرنا چاہتا ہوں لیکن ایسا نہیں ہوسکتا۔''(صحیح البخاری 3.106-، روایت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ)

ان احادیث کی روشنی میں دجال کی قوتوں کو ایک ایک کرکے دیکھتے ہیں:

(1)......اس کا قبضہ تمام زندگی بخش وسائل مثلاً پانی، آگ اور غذا پر ہوگا۔

(2)......اس کے پاس بے تحاشا دولت اور زمین کے خزانے ہوں گے۔

(3)......اس کی دسترس تمام قدرتی وسائل پر ہوگی۔ مثلاً بارش، فصلیں، قحط اور خشک سالی وغیرہ۔

(4)......وہ زمین پر اس طرح چلے گا جیسے ہوا بادلوں کو اُڑا لے جاتی ہے۔ اس کے گدھے (سواری) کے کانوں کے درمیان 40 ہاتھوں کا فاصلہ ہوگا۔

(5)......وہ ایک نقلی جنت اور دوزخ اپنے ساتھ لائے گا۔

(6)......اس کی اعانت و مدد شیاطین کریں گے۔ وہ مردہ لوگوں کی شکل میں بھی ظاہر ہوں گے اور لوگوں سے گفتگو کریں گے۔

(7)......وہ زندگی اور موت پہ (ظاہری طور پر) قدرت رکھے گا۔

(8)......زندگی اور موت پر اس کا اختیار محدود ہوگا کیونکہ وہ اس مومن کو دوبارہ نہیں مار سکے گا۔

اب آیئے! اس موضوع کی سب سے اہم بحث شروع کرتے ہیں یعنی حدیث شریف میں بیان کردہ دجال کی قوتوں کو عصر حاضر کے تناظر میں تطبیق کی اپنی سی کوشش۔ آج سے پہلے حدیث شریف میں بیان کردہ اکثر حقائق پر ایمان بالغیب کے علاوہ چارہ نہ تھا۔ مگر جوں جوں ہم دجال کے دور کی طرف بڑھ رہے ہیں یہ حقائق عالم غیب

بیداری کا وقت

سے اُتر کر عالم شہود کا حصہ بنتی جارہی ہیں۔ دجال مادی قوتوں پر دسترس رکھتا ہوگا اور سائنس مادہ میں پوشیدہ قوتوں کو جاننے اور کام میں لانے کا دوسرا نام ہے لہٰذا یہودی سرمایہ داروں کے پیسے اور یہودی سائنس دانوں کی محنت سے سائنسی ایجادات جیسے جیسے آگے بڑھ رہی ہیں، دجال کی قوتوں کو سمجھنا آسان ہوتا جارہا ہے۔ آیئے! دجال کی قوتوں کو ایک ایک کر کے عصر حاضر کے تناظر میں دیکھتے ہیں:

دولت اور خزانے:

یہ تو بہت سے لوگ جانتے ہیں کہ دنیا کی معیشت کو دو ادارے ''ورلڈ بینک'' اور ''آئی ایم ایف'' (انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ) چلا رہے ہیں۔ یہ بھی لوگوں کو معلوم ہے کہ ان کو عالمی معیشت کی نبض کہا جاتا ہے اور دنیا کی معیشت کا انحصار ان دونوں اداروں پر مانا جاتا ہے۔ یہ بھی سب جانتے ہیں کہ یہ ادارے کس طرح مقروض ملکوں پر دباؤ ڈال کر وسائل پر تصرف اور مقاصد پر اپنی اجارہ داری قائم کرتے ہیں...... لیکن یہ بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ دنیا کے چلانے والے ان اداروں کو کون چلاتا ہے؟ ان کو ''انٹرنیشنل بینکرز'' کا گروپ چلاتا ہے اور اس گروپ کو فری میسنری کے ''بگ برادرز'' چلاتے ہیں جو دجال کے عالمی اقتدار کی راہ ہموار کرنے کے لیے دنیا کی معیشت کو قابو میں رکھنے کے لیے سرگرم ہیں۔ کچھ عرصے پہلے ایک کتاب چھپی تھی: ''کارپوریشنز کی حکومت'' یہ ایک امریکی جوڑے نے لکھی ہے جو بیرونِ امریکا ملٹی نیشنل کمپنیوں کی انسانیت سوز کارروائیوں کو قریب سے دیکھتے رہے اور آخر کار اس بات پر مجبور ہوئے کہ نوکری چھوڑ چھاڑ کر امریکا واپس جائیں اور اپنے ہم وطنوں کو ''نادیدہ قوتوں'' کی کارستانیوں سے آگاہ کریں۔ انہوں نے کرنسی نوٹ کے متعلق لکھا کہ آہستہ آہستہ یہ بھی ختم ہوجائے گا۔ اس کی جگہ کریڈٹ کارڈ نے لے لی ہے۔ پھر کریڈٹ کارڈ بھی ختم ہوجائے گا لوگ کمپیوٹر کے ذریعے اعداد و شمار برابر سرابر کریں گے اور بس! ہاتھ میں کچھ بھی نہ ہوگا۔ بندہ ایک عرصے تک اس جادوئی طلسم کے بارے میں سوچتا رہا کہ اگر نمبروں کا کھیل ہی اشیاء و خدمات کے حصول کا ذریعہ بن جائے گا تو پھر یہ دنیا آسان ہوگی یا مشکل؟ نیز اس سے یہود کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں جو کرنسی کے پیچھے سونے کے خاتمے سے لے کر اسٹاک ایکسچینج میں سود اور جوئے کی ترویج تک ہر چیز میں ملوث ہیں۔ تفکر اور مطالعہ جاری تھا کہ ''ماسٹرز'' کا بنایا ہوا یہ منصوبہ ہاتھ لگا۔ آپ بھی سوچیے اور غور کیجیے کہ علمائے کرام جب غیر شرعی معاملات کے خطرناک نتائج یا مسلم دُشمن طاقتوں کی پالیسی سے آگاہ کریں اور اس کو نہ مانا جائے تو آنے والی دنیا کا منظرنامہ کیا ہوگا:

''سینٹرل بینک، بینک آف انٹرنیشنل سیٹلمنٹ اور ورلڈ بینک'' کام کرنے کے مجاز نہیں ہوں گے۔ پرائیویٹ بینک غیر قانونی ہوں گے۔ بینک آف انٹرنیشنل سیٹلمنٹ (BIS) منظر میں غالب ہیں۔ پرائیویٹ بینک، ''بڑے دس بینکوں'' کی تیاری میں تحلیل ہورہے ہیں۔ یہ بڑے بینک دنیا بھر میں بینکاری پر BIS اور آئی ایم ایف کی رہنمائی میں کنٹرول کریں گے۔ اجرتوں کے تنازعات کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ نہ ہی انحراف کی اجازت دی جائے گی۔ جو بھی قانون توڑے گا اسے سزائے موت دے دی جائے گی۔

طبقہ اشرافیہ کے علاوہ کسی کے ہاتھوں میں نقدی یا سکے نہیں دیے جائیں گے۔ تمام لین دین صرف اور صرف کریڈٹ کارڈ کے ذریعے ہوگا (اور آخر کار اسے مائیکرو چپ پلانٹیشن کے ذریعے کیا جائے گا) ''قانون توڑنے والوں'' کے کریڈٹ کارڈ معطل کردیے جائیں گے۔ جب ایسے لوگ خریداری کے لیے جائیں گے تو انہیں پتا چلے گا

shared by: www.alkalam.pk
کتاب : دجال مصنف : مفتی ابولبابہ شاہ منصور

بیداری کا وقت

کہ ان کا کارڈ بلیک لسٹ کر دیا گیا ہے۔ وہ خریداری یا خدمات حاصل نہیں کرسکیں گے۔ پرانے سکوں سے تجارت کو غیر معمولی جرم قرار دیا جائے گا اور اس کی سزا موت ہوگی۔ ایسے قانون شکن عناصر جو خود کو مخصوص مدت کے دوران پولیس کے حوالے کرنے میں ناکام رہیں ان کی جگہ سزائے قید بھگتنے کے لیے ان کے کسی گھر والے کو پکڑ لیا جائے گا۔‘‘

ان دونوں پیرگرافوں کے آخر میں ’’قتل کی سزا‘‘ کا تذکرہ پوری تاکید اور اہتمام سے ہے۔ تو میرے بھائیو! جب یہود کے چنگل میں پھنس کر بھی آخر کار قتل ہونا یا غلام بن کر رہنا ہے تو مرنے سے پہلے مرنے کا اختیار خود کیوں نہ استعمال کرلیں؟؟؟ اس اختیار کے استعمال کی ایک ہی صورت ہے یعنی پورے عزم اور حوصلہ کے ساتھ شریعت پر استقامت، غیر شرعی اور حرام چیزوں سے ’’کلی اجتناب‘‘ اور زبان وقلم، جان ومال کا انفاق فی سبیل اللہ۔

پانی اور غذا:

آپ آج کل دیکھ رہے ہوں گے کہ قسما قسم مصنوعی غذائیں قدرتی غذاؤں کی جگہ لے رہی ہیں بسکٹ چاکلیٹ، آئس کریم، مکھن، اچار چٹنی اور جام ومربّہ کی خیر تھی، کولڈ ڈرنک اور مصنوعی مشروبات نے تو ایسا میدان مارا ہے کہ گاؤں دیہاتوں میں لوگ دودھ، لسی، سکنجبین، ٹھنڈائی اور تخم ملنگا تک بھول گئے ہیں۔ قدرتی دودھ دیہات میں بھی کسی قسمت والے کو ملتا ہے۔ البتہ مصنوعی دودھ بیسیوں اقسام اور ذائقے کا ہر وقت ہر جگہ دستیاب ہے۔ اب تو شہد اور دودھ کے بعد ہر قسم کے کھانے بھی ٹن پیک میں آنا شروع ہوگئے ہیں۔ دبئی جیسے شہروں میں تو قدرتی ذبیحہ پر ایک طرح کی پابندی لگ گئی ہے۔ تمام تر غذائیں مصنوعی اور کیمیاوی مادوں سے لبریز ہیں۔ ذرا تصور کیجیے! ایسے شہر کے سہولت پسند باشندوں کا کیا بنے گا جو ایک آدمی کی غذا کا بندوبست نہیں رکھتے اور تمام تر انحصار یہودی ملٹی نیشنل کمپنیوں پر کر رہے ہیں۔ جانور مصنوعی نسل کشی کے ذریعے پیدا کیے جا رہے ہیں۔ فصلیں مصنوعی بیجوں اور کھادوں سے اُگائی جا رہی ہیں۔ جہاں امریکی بیج لگ جائے وہاں کوئی دوسرا بیج چل ہی نہیں سکتا۔ آپ کو ہر مرتبہ کمپنی سے بیج خریدنا پڑے گا ورنہ آپ کی زمین میں دھول اُڑے گی۔ پانی کا تو کہنا ہی کیا، دریاؤں اور چشموں کا معدنیات اور جڑی بوٹیوں کی تاثیر والا صاف قدرتی پانی تو پیتا ہی وہ ہے جس کے پاس منرل واٹر خریدنے کی سکت نہیں۔ شہروں میں تو فیشن ہوگیا ہے کہ لوگ کہیں ملنے بھی جائیں تو منرل واٹر کی بوتل ہاتھ میں اُٹھاتے پھرتے ہیں۔ ان کے خیال میں یہ ’’اسٹیٹس‘‘ کی علامت ہے جبکہ یہ دجالی قوتوں کی سیاست اور طاقت کے مظاہر میں سے ایک مظہر ہے۔ اس کا اندازہ دنیا کو اس وقت ہوگا جب انسان کے گلے سے پیٹ میں اُترنے والی ہر چیز مصنوعی ہوجائے گی اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ہاتھ میں ہوگی جو بھاری رشوت، دباؤ اور شیطانی ہتھکنڈوں کے ذریعے مقامی صنعتوں کو تباہ کرنے کے لیے قدرتی دیسی خوراک کی فروخت پر پابندی لگوادیں گی اور پھر دجال اس کو پانی کا ایک قطرہ یا پکی پکائی روٹی کا ایک ٹکڑا بھی نہیں دے گا جو اس کے شیطانی مطالبات نہیں مانے گا۔ پانی اور غذا کو مصنوعی بنانے کی دجالی مہم اس لیے جاری ہے کہ مصنوعی چیز صانع کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ جس کو چاہے بیچے نہ بیچے، دے نہ دے، جبکہ قدرتی چیز قدرت کے ہاتھ میں ہوتی ہے جو کہ پھول اور کانٹوں کا یکساں خیال رکھتی ہے۔ شہر تو شہر ہیں اب تو دیہاتوں میں بھی یہ حال ہے کہ واٹر سپلائی کی اسکیمیں اور ٹینک، پائپ، پن چکیاں وغیرہ این جی اوز لگا کر دے رہی ہیں جو آگے چل کر اس پر اجارہ داری قائم کریں گی۔ اور اس طرح شہروں میں تو پانی اور خوراک کے ذخیرے تو ہوں گے ہی ’’عالمی انتظامیہ‘‘ کے ہاتھ میں، دیہات میں بھی قدرتی پانی کسی عام آدمی کے بس میں نہ ہوگا۔ مستقبل میں پانی کے مسئلہ پر دنیا بھر میں ہونے والی جنگوں کے متعلق تو آپ پڑھتے اور سنتے ہی رہتے ہیں، یہ دراصل آگے چل کر دجالی قوتوں کی طرف سے پیدا

بیداری کا وقت

کیے جانے والے مصنوعی بحران کی مشق ہے۔

مزے کی بات یہ کہ قدرتی پانی کو مضرِ صحت جبکہ منرل واٹر کو صحت کے لیے مفید بتایا جاتا ہے۔ حالانکہ صورتِ حال یہ ہے کہ منرل واٹر کے ذریعے اربوں ڈالر کمانے کے ساتھ ساتھ ہماری نسل کو ''زنخا'' بنایا جارہا ہے۔[اس لفظ کا مطلب کسی پنجابی بھائی سے پوچھ لیں] ہمارے ایک محترم دوست نے جب دیکھا کہ لوگ غیر معیاری پانی بیچ رہے ہیں تو انہوں نے منرل واٹر بنانے کی کمپنی قائم کی۔ ان کا ارادہ تھا معیاری کام کریں گے، چاہے کم نفع ملے۔ جب وہ پلانٹ لگا چکے اور تمام تجربات مکمل کرنے کے بعد حکومتی نمایندہ اس کی منظوری دینے آیا تو ان کے کام اور لگن کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکا لیکن...... اس کا سوال تھا کہ آپ اس میں ''وہ'' قطرے ملاتے ہیں یا نہیں؟ ان کو تعجب ہوا کہ کون سے قطرے پانی میں ملائے جاسکتے ہیں؟ کہانی کچھ یوں سامنے آئی کہ انسان کے تولیدی مادے میں دو طرح کے جراثیم ہوتے ہیں۔ ایک کو ''ایکس کروموسومز'' اور دوسرے کو ''وائی کروموسومز'' کا نام دیا گیا ہے۔ پہلا زیادہ ہو تو اللہ کے حکم سے مذکر اور دوسرا زیادہ ہو تو نومولود مؤنث پیدا ہوتا ہے۔ دوسری قسم کے قطرے ملائے بغیر پانی کی فروخت کا لائسنس نہیں دیا جاتا۔ اب مجھے نہیں معلوم کہ ہمارے ڈاکٹرز اور ماہرین اس بات کی تصدیق کریں گے یا ناواقفیت اور دباؤ ان کے آڑے آئے گا لیکن بندہ اس کا کیا کرے کہ میں نے ان دوست کا پلانٹ خود دیکھا اور ان کی بے بسی کی داستان ان کے دفتر میں بیٹھ کر خود سنی۔ اس کو کیسے جھٹلا دوں؟ کیا محض مجھے یہ کہانی سنانے کے لیے انہوں نے اپنا لگا لگایا پلانٹ ٹھپ کر دیا ہوگا؟

اس طرح کی کہانیاں دنیا کے کئی حصوں میں جنم لے رہی ہیں۔ دنیا بھر کے انسان پینے کے پانی کے بحران کے ناخوشگوار پہلوؤں سے سمجھوتہ کر رہے ہیں۔ ورلڈ بینک کی پشت پناہی میں بین الاقوامی سطح پر غذا اور پانی فراہم کرنے والی مٹھی بھر کمپنیوں نے انسانی ہمدردی کے نام پر پانی کو اشیائے صرف میں شامل کر کے منافع خوری شروع کردی ہے۔ یہ کمپنیاں کھلے عام ورلڈ بینک اور اقوام متحدہ میں اپنا غلبہ رکھتی ہیں۔ انہوں نے گزشتہ سال مارچ 2005ء میں ہالینڈ کے دارالحکومت ہیگ میں منعقدہ ورلڈ واٹر فورم کو اسپانسر کیا تھا۔ جس میں قدرتی پانی کے بارے میں مختلف بیماریاں پھیلنے کا منفی پروپیگنڈا اور مصنوعی پانی کو خریدنے کی اہمیت پیدا کرنے کے لیے نت نئے طریقے سوچے گئے اور اربوں ڈالر کی مالیت پر مشتمل منصوبے منظور کیے گئے جسے مختلف یہودی کمپنیاں مل کر اسپانسر کریں گی۔

قدرتی وسائل:

یعنی بارش، فصلیں، موسم اور اس کے اثرات قحط، خشک سالی وغیرہ۔ آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ کرۂ ارض کے موسم میں واضح تبدیلیاں آرہی ہیں اور موسم سنگین تباہی سے دوچار ہورہے ہیں۔ دنیا بھر میں اس حوالے سے مضامین اور سائنسی فیچرز شائع ہورہے ہیں۔ مجموعی درجہ حرارت میں اضافے سے طوفان، سیلاب اور بارشوں کی شرح غیر معمولی طور پر متغیر ہوگئی ہے۔ اگرچہ اس کو فطری عمل قرار دیا جارہا ہے لیکن درحقیقت یہ تسخیر کائنات کے لیے کی جانے والی ان شیطانی سائنسی تجربات کا نتیجہ اور موسموں کو قابو میں رکھنے کی کوششوں کا شاخسانہ ہے جو مغرب میں جگہ جگہ موجود یہودی سائنس دان حضرت داؤد کی نسل سے عالمی بادشاہ کے عالمی غلبے کی خاطر کر رہے ہیں۔ کرۂ ارض کا اپنا دفاعی نظام ہے جو اسے سورج کی مہلک شعاعوں اور مختلف ستاروں اور سیاروں سے آنے والی تابکار لہروں کو انسانوں تک نہیں پہنچنے دیتا۔ ان خطرناک شعاعوں کو ''الٹرا وائیلٹ ریز'' کہتے ہیں۔ یہ نظام قدرتی ہے اور اسے ہمارے خالق و مالک اللہ رب العالمین نے وضع کیا ہے۔ اس کے مقابلے میں

shared by: www.alkalam.pk

بیداری کا وقت

1886-88ء میں ایک امریکی و یہودی سائنسدان نکولا ٹیسلا نے اے سی Alternative Current پاور (بجلی) کا نظام اور اس کی ترسیل کا نظام ایجاد کیا۔ فی سیکنڈ 60 ارتعاشات (ہرٹز) کی اے سی بجلی کے پاور گرڈز زمین پر پھیل جائیں تو کرۂ ارض اپنی معمول کی فریکوئنسی 8-7 ہرٹز کی بجائے ایک مختلف رفتار سے اچھلنے لگے گا اور اس سے خارج ہونے والی ریڈیائی لہریں آیونی کرہ کی فضا اور موسم کو لازمی طور پر تبدیل کر دیں گی۔ آیونی کرے کو گرم کرنے کے لیے ناروے میں قطب شمال کے نزدیک تجربات کیے جا رہے ہیں۔ اس سے موسموں میں حسب منشا تبدیلی آ جائے گی۔ اس منصوبے کا اظہار مختلف پیرایوں میں مختلف یہودی اتھارٹیوں کی طرف سے ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً: 1958ء میں وہائٹ ہاؤس کے مشیر موسمیات نے بتایا کہ محکمہ دفاع ایسے ذرائع کا جائزہ لے رہا ہے جو زمین اور بالائی فضا میں برقی ذرّات کو موسم پر اثرانداز کرنے کے لیے استعمال کیے جا سکیں۔